© rasailojaraid.com

تبصرے

(۱) تذکرۂ قاریانِ ہند جلد اوّل صفحات ۲۴۸ قیمت مجلد ۹ روپے | از جناب عماد القرا کرنل مرزا بسم اللہ بیگ صاحب
(۲) " جلد دوم صفحات ۳۶۵ قیمت مجلد ۹ روپے | تقطیع کلاں، کتابت و طباعت بہتر۔
(۳) " جلد سوم صفحات ۲۸۰ قیمت مجلد درج نہیں | پتہ:۔ مصنف۔ ۱۱۔۵۔۵۷۰ نام پلی حیدرآباد ۴

مسلمانوں کو قرآن مجید کے ساتھ جو والہانہ عشق و محبت ہے اسی کی وجہ سے ان کو فنِ تجوید و قرأت کے ساتھ بھی بڑا شغف رہا ہے اور اس سے ہندوستان کے مسلمان بھی مستثنیٰ نہیں۔ بلکہ یہاں علما، صوفیا اور مشائخ کے علاوہ سلاطین و امراء اور ان کی بیگمات اور شہزادیوں تک نے اس فنِ شریف کے ساتھ جو اعتنا اور اہتمام کیا ہے وہ ہندوستان کا نشانِ امتیاز ہے۔ اس بنا پر یہ فن کسی ایک طبقہ کے ساتھ مخصوص نہیں رہا اور اس لئے تاریخ کے ہر دور میں حضرات قرار کی تعداد اربابِ شریعت و طریقت سے زیادہ رہی ہے لیکن یہ امر انتہائی افسوسناک تھا کہ ہر علم و فن کے لوگوں کے تذکرے لکھے گئے مگر قاریانِ ہند کا تذکرہ مرتب کرنے کی طرف کسی نے توجہ نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ فاضل مصنف کو جو ایک اعلیٰ فوجی خدمت پر فائز رہے اور عثمانیہ یونیورسٹی کے گریجویٹ ہونے کے باوجود بلند پایہ اور ماہرِ فن قاری بھی ہیں اور جن کے فیضانِ تعلیم و تربیت سے سینکڑوں مرد اور خواتین اس فن کے عالم ہو گئے ہیں۔ انھوں نے "مردے از غیب بروں آید و کارے بکند" کے مصداق اس اہم اور ضروری کام کی طرف توجہ کی اور کم و بیش سولہ برس کی مسلسل محنتِ شاقہ کے بعد تین ضخیم جلدوں میں ایک ایسا تذکرہ مرتب کیا جسے بجا طور پر ہندوستان میں فنِ قرأت کی انسائیکلوپیڈیا کہا جا سکتا ہے۔ پہلی جلد میں جو چودہ ابواب پر مشتمل ہے فنِ قرأت اور علمِ تجوید کے آغاز اور عہد بعہد اس کی ترقی کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مکمل تاریخ یعنی یہ کہ عہد نبوت میں قرآن مجید کی ترتیب و تدوین کس طرح ہوئی۔ عہد صحابہ میں اس کی کیا صورت ہوئی سبعتہ احرف کے اختلاف کی نوعیت کیا تھی۔ پھر فن کے ائمہ کبار جن پر قرأت سبعہ و عشرہ کا دارومدار ہے۔ ان کے سوانح حیات اور کارنامے۔ اس کے بعد صدی بصدی اس فن میں جو تصنیفات ہوئی ہیں ان کا تذکرہ اور پھر ہندوستان میں مسلمانوں کی آمد سے لے کر عصر حاضر تک طریقت اور تصوف کے جو سلسلے رہے ہیں ان کو مختلف ادوار میں تقسیم کرکے ہر دور میں اس فن کے ساتھ گرویدگی اور ارباب فن کا تذکرہ۔ یہ سب چیزیں بیان کی گئی ہیں۔ دوسری جلد کی صورت یہ ہے کہ پہلے ہندوستان میں مسلمانوں کی آمد سے لے کر ۱۳۰۰ھ تک کے زمانہ کو مختلف حکومتوں اور سلطنتوں کے عہد پر تقسیم کیا ہے اور پھر ہر عہد میں سلاطین واعیان حکومت نے اس فن کی جو قدر دانی کی اور اس میں فن قرارت کے جو اساتذہ یا علما پیدا ہوئے ان کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ قارئین کے لئے یہ امر دلچسپی کا باعث ہوگا کہ اس جلد میں گولکنڈہ اور بیجاپور کے سلاطین کے علاوہ مغل بادشاہوں میں جہانگیر۔ اورنگ زیب۔ عالمگیر۔ شاہ عالم ثانی۔ اکبر شاہ ثانی۔ اور بہادر شاہ ظفر و بیگمات شاہی اور شہزادیوں میں جہاں آرا بیگم۔ ثریا بیگم زیب النساء۔ بدرالنساء۔ اور خادریہ بادشاہ بیگم۔ اور ہمارے زمانے کے مشاہیر میں سر سید احمد خاں۔ مولانا حالی۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال اور مولانا ابو الکلام آزاد ان سب کا تذکرہ بحیثیت قاری کے کیا گیا ہے۔ تیسری جلد ان قاریوں کے تذکرہ کیلئے مخصوص ہے جو زمانہ حال سے تعلق رکھتے ہیں۔ غرض کہ پوری کتاب بڑی دلچسپ اور معلومات افزا ہے۔ پھر فاضل مولف اشخاص و افراد متعلقہ کی زندگی کے دوسرے گوشوں علمی و ادبی کمالات اور اخلاقی و عملی اوصاف کا بھی تذکرہ کرتے گئے ہیں اور زبان و بیان شگفتہ اور سہل ہے۔ اس بنا پر اس کا مطالعہ ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہوگا۔ ارباب ذوق کو اس کی قدر شناسی کا ثبوت دینا چاہیے۔

مقدمہ شریخ از جناب مولانا محمد شفیع صاحب حجتہ اللہ الانصاری فرنگی محلی۔ تقطیع متوسط ضخامت ۵۲ صفحات۔ کتابت و طباعت بہتر قیمت عہ رتبہ: مجیدی پریس چٹکاپور۔ کانپور۔

© rasailojaraid.com